REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ ۱۷ ہجرت ۱۳۳۹ ھش ۱۷ مئی ۱۹۶۰ء نمبر ۱۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد والحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ کام والی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

مغربی طاقتیں سربراہوں کی کانفرنس میں متفقہ رویہ اختیار کریں گی

صدر آئزن ہاور، جنرل ڈیگال اور مسٹر میکملین کے درمیان سمجھوتہ کا اعلان

پیرس ۱۶ ارمئی۔ ایک مشترکہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی طاقتوں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ وہ سربراہوں کی کانفرنس میں کیا رویہ اختیار کریں گی۔ یہ اعلان صدر آئزن ہاور مسٹر میکملن اور جنرل ڈیگال کے درمیان دو طویل ملاقاتوں کے بعد کیا گیا۔ آخری ملاقات کل رات ۵۰ منٹ تک جاری رہی۔ اس گفت وشنید میں مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر نے بھی حصہ لیا۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مختلف اہم مسائل پر مغربی طاقتوں کے درمیان بڑی حد تک اتحاد رائے موجود ہے اور انہوں نے آج تیسرے پہر منعقد ہونے والی سربراہوں کی کانفرنس میں متفقہ رویہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ رویہ کم وبیش انہی خطوط پر استوار کیا گیا ہے۔ جس کی وضاحت جنیوا میں کی گئی تھی۔

کل جنرل ڈیگال اور مسٹر خروشچیف کے درمیان بھی اہم گفت وشنید ہوئی جو ۶۵ منٹ تک جاری رہی۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے سربراہوں نے ان مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا۔ جس کا روس اور فرانس کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

علی خاں کو امانتاً سپرد خاک کیا جائیگا

پیرس ۱۶ ارمئی۔ اطلاع ملی ہے کہ شہزادہ علی خاں کو فی الحال امانتاً دی ارا (فرانس) میں واقع ان کی کوٹھی میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ بعد میں مشرق وسطیٰ کے کسی ملک میں انکا مقبرہ تعمیر کیا جائیگا

بھارت کے راستے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ٹرینیں چلانے کی تجویز زیر غور ہے

بھارت کے وزیر دفاع کرشنا مینن کا بیان

بمبئی ۱۶ ارمئی۔ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے ایک تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان بھارت کے راستے براہ راست ٹرینوں کا سلسلہ چلانے کے مسئلہ پر دونوں حکومتیں سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اس سوال پر کوئی نہ کوئی سمجھوتہ دونوں حکومتوں کے درمیان ہو جائیگا آپ نے کہا اگر مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ریل جاری ہو گئی۔ تو اس سے بھارت کی سلامتی کو کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔

دعوتوں پر پابندی جاری رہے گی

کراچی ۱۶ ارمئی۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گیہوں کی قیمت یا نقل وحمل کی پابندی رفع ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ شادی بیاہ یا عام دعوتوں پر عائد شدہ پابندی بھی ختم ہو گئی ہے۔ کسی شادی بیاہ میں پچاس اور عام دعوتوں میں ۲۵ سے زیادہ مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا جا سکتا۔

عرب ممالک میں یوم فلسطین کی تقریب پر مظاہرے اور جلسے

قاہرہ ۱۶ ارمئی۔ کل تمام عرب ممالک میں جوش وخروش کے ساتھ یوم فلسطین منایا گیا۔ اس موقعہ پر جلسے اور مظاہرے کئے گئے۔ اور اسرائیلی حکومت کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فلسطین کی سرزمین کو آزاد کرانے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ قاہرہ دمشق۔ بیروت۔ عمان اور بغداد میں نوجوانوں نے جلوس نکالے۔ بغداد میں اس سلسلہ میں جو جلسہ کیا گیا۔ اس میں جنرل قاسم نے بھی تقریر کی۔ اور اسرائیل کے خلاف متحدہ محاذ بنانے پر زور دیا۔ اس موقعہ پر عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عبدالخالق حسونہ نے ایک بیان دیتے ہوئے بڑی طاقتوں سے اپیل کی کہ وہ ۲ ... مہاجروں کے جائز حقوق دلا کر حقیقت پسندی کا ثبوت دیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت اور درخواست دعا

ربوہ ۱۶ ارمئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تاحال بیمار چلے آرہے ہیں آپ چند دنوں سے بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ علاج جاری ہے۔ ابھی تک افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے۔ کہ طبیعت بدستور خراب ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۶۰ء

آئینی کمیشن کا سوالنامہ

حکومت نے جو آئینی کمیشن مقرر کیا ہے اس نے ایک سوالنامہ جاری کیا ہے جس میں بعض سوالات کا جواب عوام سے طلب کیا ہے۔ ۱۹ علماء اور مفکر کہلانے والے حضرات نے اس سوالنامہ کا ایک جواب مرتب کیا ہے۔ جو اس مجلس کے دراصل روح و رواں سابقہ اسلامی جماعت کے سرکاری آرگن تسنیم میں شائع ہوا ہے۔ ان ۱۹ علماء کے متعلق معاصر روزنامہ "نوائے وقت" کی رائے یہ ہے کہ ان میں سے بعض حضرات تو واقعی علماء اور مفکرین کے زمرہ میں آتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے ہیں جو اس زمرہ میں شمار نہیں ہو سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ جن علمائے کرام کے دستخطوں سے یہ جواب نامہ جاری ہوا ان میں سے ایک آدھ کو چھوڑ کر تقریباً تمام کے تمام وہ لوگ ہیں جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی اور پاکستان بننے کے بعد بھی ایسی حرکات سے منسوب رہے ہیں جو حب الوطنی کے تصور سے ٹکراتی ہیں۔

اسی اخبار میں جس میں یہ جواب نامہ شائع ہوا ہے۔ اس واقعہ کی خبر ان الفاظ میں شائع ہوئی ہے۔

پاکستان کے تمام علاقوں اور مختلف مکاتب فکر کے انیس علماء و مفکرین نے لاہور میں دو روز تک طویل غور و فکر کے بعد آئین کمیشن کے سوالنامے کا تفصیلی جواب تیار کیا ہے .....

"علماء نے آئین کمیشن کے سوالنامے کے جو جوابات تیار کئے ہیں انہیں آئین کمیشن کو روانہ کر دیا گیا ہے اور عوام کی راہنمائی کے لئے آج اس جواب نامے کو اخبارات میں اشاعت کے لئے جاری کر دیا گیا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے طبقہ ہائے خیال اور تمام اسلامی فرقوں کے اکتیس علماء نے ۱۹۵۱ء میں بھی دستور ساز اسمبلی کی راہنمائی کے لئے اسلامی نقطۂ نظر سے دستوری تجاویز تیار کی تھیں۔ اس کے بعد جب ۱۹۵۳ء میں مجلس دستور ساز کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوئی تو کراچی میں علماء کی یہ مجلس دوبارہ منعقد ہوئی جس میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات پر غور کیا گیا۔ علماء نے ان سفارشات کو رد کرتے ہوئے اسلامی نقطۂ نظر سے اسلامی دستور کے بنیادی اصولوں کے متعلق اپنی تجاویز پیش کیں ۱۹۵۶ء میں جو دستور نافذ ہوا تھا۔ اس میں اصولی طور پر علماء کی بیشتر سفارشات کو تسلیم کر لیا گیا تھا"

(تسنیم لاہور ۱۰؍مئی ۱۹۶۰ء)

آئین کمیشن کے سوالنامہ میں پہلا سوال یہ ہے کہ

سوال (۱) آپ کے نزدیک پاکستان میں جمہوری حکومت کے پارلیمانی طریقے کی بتدریج ناکامی کی نوعیت اور اس کے اسباب کیا ہیں جن کی بدولت آخر کار ۱۹۵۶ء کے دستور کی تنسیخ عمل میں آئی؟ (آئندہ اس دستور کا ذکر سابق دستور کے نام سے کیا جائے گا)

(روزنامہ تسنیم لاہور ۱۰؍مئی ۱۹۶۰ء)

اس کا جواب ان ۱۹ علماء و مفکرین نے مختصر الفاظ میں یہ دیا ہے کہ

"پارلیمانی طرز حکومت ناکام نہیں ہوا بلکہ اسے پاکستان میں کبھی نافذ ہی نہیں ہونے دیا گیا"

ہم اس جواب کی تائید الفاظ کے ذرا سے تغیر کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں کہ پارلیمانی طرز حکومت کو یہاں مختلف عناصر نے چلنے نہیں دیا۔ یہ عناصر خواہ اور کوئی بھی ہوں یقیناً ان میں سے جنہوں نے پارلیمانی طرز حکومت کو یہاں چلنے نہیں دیا یا یوں کہیئے کہ جو ہر وقت اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے رہے ہیں ان میں سے ان عناصر کا بھی بہت بڑا حصہ ہے جو پہلے تو پاکستان کے خلاف تھے مگر پاکستان بننے کے بعد انہوں نے پینترا بدل کر جھٹ ہی اپنی ساخت کا اسلامی نظام قائم کرنے کا مطالبہ شروع کر دیا اور ایسے عوام کو جو آئین دستور یا نظام کا مفہوم بھی نہیں سمجھتے اسلام کے نام پر بھڑکانا شروع کر دیا اور صاحبان اقتدار کو ہر طرح کی دھمکیاں دے کر دستور سازی سے روکے رکھا۔ چنانچہ بحولہ بالا خبر میں ۱۹ علماء اور مفکرین نے ایک طرح خود اس امر کو تسلیم کیا ہے۔

اس طرح ہماری رائے میں گذشتہ پارلیمانی طرز حکومت اگر ناکام ہوا ہے تو اس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ صاحبان اقتدار اس عنصر کی دھمکیوں سے بہکتے رہے ہیں اور وہ دل اور ارادے کے اتنے مضبوط نہیں تھے کہ ان عناصر کے کھوکھلے مظاہرات کو نظر انداز کر کے کوئی ایسا دستور اس مدت میں مرتب کر لیتے جس مدت میں ہمارے ہمسایہ ملک بھارت نے کر لیا جہاں اول تو اس قسم کا عجیب و غریب گروہ موجود ہی نہیں تھا اور اگر تھا بھی تو اس کے مقابلہ میں ایک اولو العزم دانا و بینا گروہ موجود تھا۔ پاکستان کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ یہاں بقول مودودی صاحب ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمان دین سے بالکل کورے ہیں اور ان کی اکثریت ان پڑھ ہونے کی وجہ سے نہ تو پارلیمانی طرز حکومت کو سمجھتی ہے اور نہ اسلامی دستور کا کوئی ذرا سا بھی تصور رکھتی ہے۔ لیکن اس کو اسلام کے نام پر آسانی سے بھڑکایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس کا ٹھوس ثبوت سابقہ پنجاب کے ۱۹۵۳ء والے فسادات بہم پہنچاتے ہیں۔

اس طرح ۱۹ علماء و مفکرین نے کمیشن کے پہلے سوال کے جواب میں جو تاریخی حقائق بیان کئے ہیں۔ اگر وہ سراسر درست بھی مان لئے جائیں تو ان کی حقیقی ذمہ داری بڑی حد تک خاصکر ان عناصر پر ہی آتی ہے جو اب اسکے شاکی ہیں اور جب وہ یہ کہتے ہیں کہ

"پاکستان میں شاہی اختیارات کی حامل دستور ساز اسمبلی جن لوگوں کے ہاتھوں میں تھی انہوں نے دستور بنانے اور اختیارات کی امانت قوم کے حوالے کرنے میں تاخیر کی"

تو ان بظاہر معقول الفاظ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ان عناصر کے آگے ہتھیار ڈالنے میں تاخیر کی جو پاکستان بننے سے پہلے تو اسکے خلاف تھے اور بننے کے بعد اسلام کے نام پر اس کی تخریب کے درپے تھے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ عناصر تمام کے تمام بدنیت تھے تاہم ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ بدنیت ہوں یا نہ ہوں۔ وہ ضدی کوتہ نظر اور عاقبت نااندیش ضرور ہیں انہوں نے ان پڑھ عوام کو اسمبلی کے خلاف بھڑکانے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور اس طرح ایک طرف بغیر اسکے کہ یہ عوام حقیقت حال کو سمجھتے کیونکہ وہ اس کے ناقابل تھے ان کے دلوں میں صاحبان اقتدار کے خلاف سخت بد اعتقادی پیدا کر دی اور دوسری طرف صاحبان اقتدار کو برملا چیلنج پر چیلنج دیتے رہے اور ان کو سستانے کا بھی موقع نہ دیتے کی روز بروز تیز سے تیز تر مہم جاری رکھی چنانچہ ان ۱۹ علماء و مفکرین نے جو اپنے جواب میں نقشہ ذیل کھینچا ہے وہ اسی کا نتیجہ ہے۔

"یہاں ۱۳ سال سے چند سیاسی لیڈروں اور ملازمین دیارت کے درمیان اقتدار کے لئے رسہ کشی ہوتی رہی ہے جس میں آئین و قانون ہی کا نہیں اخلاق اور دیانت کے بالکل ابتدائی تصورات تک کا بھی کوئی لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔ ملک کے باشندے اس ذہنی اسٹائل کشتی کے دوران میں کبھی اپنے حق کے لئے شور مچاتے اور کبھی بے بسی کے ساتھ اس کا تماشہ دیکھتے رہے ہیں۔ اسے خواہ ان باشندوں کی شرافت اور امن پسندی سے تعبیر کیا جائے یا کمزوری اور بے شعوری کا نام دیا جائے کہ انہوں نے کبھی اپنا حق وصول کرنے کے لئے بغاوت نہیں کی، نہ خفیہ تحریکوں کا گھناؤنا راستہ اختیار کیا۔ لیکن بہرحال اسے ان کی نااہلی کا نام نہیں دیا جا سکتا کیونکہ برطانیہ کے ہاتھ سے نکلی ہوئی امانت اختیار چند طاقتور کھلاڑیوں کی فٹ بال بنی رہی ہے۔ وہ کبھی ان باشندوں کے ہاتھ آئی ہی نہیں کہ وہ اس کا استعمال کرتے اور ان کی اہلیت یا نااہلی کا کوئی اظہار کر سکتا"

(روزنامہ تسنیم لاہور ۱۰؍مئی ۱۹۶۰ء)

اس ٹکڑے میں ان عناصر نے اشارے اشارے میں اپنے دل کی بات کہہ دی ہے اور یہ بھی بالواسطہ اور اجمالاً ظاہر کر دیا ہے کہ "عوام" کا ڈھونگ محض ایک بے بنیاد ہوا تھا جس سے ڈرا کر یہ لوگ اپنا کام نکالنا چاہتے تھے اور دراصل وہ اپنی انتہائی کوششوں اور عوام کے نام پر جعلی پروپیگنڈا کے باوجود اپنی اغراض میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور اگر ان کا بس چلتا تو وہ عوام کو اس حد تک بھی لے جاتے جس کا اب انہیں تاسفانہ اظہار کرنا پڑا ہے ؎

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

(باقی ص… پر)

امریکہ کے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم ان کے رفقاء کو تبلیغ اسلام

لائف آف محمدؐ، اسلامی اصول کی فلاسفی اور بعض دیگر اسلامی کتب کی پیشکش

پبلک گفتگو کی دعوت ——— اور ان کا انکار

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مشن لائبیریا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

جنوری کے آخر میں دنیا کے مشہور امریکن پادری ڈاکٹر بلی گراہم اپنی آٹھ پادریوں پر مشتمل پارٹی کے ہمراہ افریقن ممالک کے تبلیغی دورہ پر سب سے پہلے لائبیریا آئے۔ یہاں پر انہوں نے تین دن قیام کیا۔ جس کے دوران میں ڈاکٹر بلی گراہم نے عیسائیت پر تین پبلک لیکچر دیئے اور تمام شہر بلکہ بڑے بڑے قصبوں میں بھی بے شمار ہینڈبل اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ اور بعض جگہوں پر بذریعہ ہوائی جہاز پمفلٹ گرائے گئے۔

یہاں کی پبلک میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ڈاکٹر موصوف کے آنے سے ایک ایک ہفتہ پہلے ہی سے لوکل اخبارات ریڈیو اور پبلک منادوں کے ذریعہ اس بارے میں مختلف قسم کے اعلانات کئے جاتے رہے۔ بلکہ شہر کے مختلف ہالوں چرچوں نیز سکولوں میں ہر شام کو لوکل پادریوں کی طرف سے پبلک جلسے اور عیسائیت کی نمازیں اور خطبے اور گانے وغیرہ بھی ہوتے رہے۔

گورنمنٹ کی طرف سے خاص انتظامات

چونکہ وہ جمہوریت لائبیریا کی دعوت پر یہاں آئے تھے۔ اس لئے ہوائی اڈہ اور شہر میں داخل ہونے پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور ان کے لیکچروں اور قیام و طعام کے سب انتظامات گورنمنٹ کی طرف سے اعلیٰ پیمانے پر کئے گئے۔ اور پریذیڈنٹ آف لائبیریا ڈاکٹر ولیم ٹب مین نہ صرف خود اپنے تمام وزراء اور افسران اور سیکرٹریوں وغیرہ کے ساتھ بڑی دلچسپی اور اہتمام سے ڈاکٹر صاحب موصوف کے لیکچروں میں شامل ہوتے رہے بلکہ ان جلسوں کی صدارت کے فرائض بھی خود ہی ادا کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ جلسوں میں عوام کثرت سے شریک ہوتے۔ پریذیڈنٹ ٹب مین گورنمنٹ میں آنے سے قبل خود بھی میتھوڈسٹ چرچ کے پادری تھے۔ اور اب تک متعصب عیسائی ہیں۔ چنانچہ چرچ کا چندہ انہوں نے گورنمنٹ کے ہر افسر پر لازمی قرار دے رکھا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ڈاکٹر بلی گراہم اچھے لیکچرار اور کہنہ مشق مقرر ہیں۔ اور انہیں اپنی تقریروں اور ریڈیو کے مشہور ہفتہ واری پروگرام "فیصلہ کا وقت" جو ان کے اپنے بیان کے مطابق دنیا کے ایک ہزار ریڈیو سٹیشنوں سے براڈکاسٹ کیا جاتا ہے) کی وجہ سے تمام دنیا میں بطور مذہبی مبلغ خاص شہرت اور بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔ لیکن جہاں تک ان کی لائبیریا میں تبلیغی مہم کا تعلق ہے۔ میں نے یہاں ان کے سب لیکچر سنے ہیں۔ ان میں سوائے محض دعاوی اور لفاظی اور عوام کے مذہبی جذبات میں ایک عارضی جوش اور ہیجان پیدا کرنے کے کوئی ایسی ٹھوس اور ہر نئی علمی یا مذہبی بات نہیں تھی۔ جو علمی اور محقق طبقہ کو خاص اپیل کر سکے۔

افریقہ خدا کا گھر

ڈاکٹر گراہم صاحب نے اپنے پہلے عام لیکچر میں افریقن پبلک میں اپنی تقاریر سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے سب سے پہلے ان کے وطنی جذبات کو ابھارا اور فرمایا۔ کہ خدا کو براعظم افریقہ سے خاص محبت اور دلچسپی ہے۔ اور افریقنوں سے اسے اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ ہمدردی ہے۔ کیونکہ ان پر دنیا میں سب سے زیادہ مظالم ڈھائے گئے ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ افریقہ خدا کا اپنا ذاتی گھر اور وطن ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ افریقنوں کو بھی خدا کے اکلوتے بیٹے یسوع سے خاص تعلق محبت ہے۔ چنانچہ جب خدا نے انسانی جسم میں مجسم ہو کر دنیا میں آنے کا فیصلہ کیا۔ تو مریمؑ کے پیٹ سے نکل کر سب سے پہلا ملک جو اسے پسند آیا۔ اور جہاں اس نے اپنے دشمنوں سے پناہ لی وہ افریقہ (یعنی مصر) ہی تھا۔ اور خدا کے افریقہ سے اس تعلق کی بناء پر آپ لوگوں کے باپ دادوں نے بھی خدا اور اس کے اکلوتے بیٹے سے وفاداری کا پورا پورا ثبوت دیا۔ اور بہت قربانیاں کیں۔ چنانچہ جب ہمارے گناہوں کی سزا اٹھانے کے لئے خدا انسانی جسم اختیار کر کے زمین پر آیا۔ اور صلیب بوجھل ہونے کی وجہ سے یسوع اسے خود اٹھا نہ سکا تو ایسے نازک وقت میں ایک افریقن ہی تھا۔ جس نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور خود اس کی صلیب اٹھا کر کھوپڑی کی جگہ پر لے گیا۔

اس قسم کے سطحی امور گو جذباتی لحاظ سے عیسائی عوام پر کسی قدر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ کوئی ٹھوس اور معقول دلائل نہیں کہلا سکتے۔ چنانچہ خود بائیبل ہی اس بات کو بالبداہت غلط ثابت کرتی ہے۔ کہ اس شخص نے خود اپنے آپ کو یسوع کی صلیب اٹھانے کے لئے پیش کیا تھا بلکہ وضاحت لکھا ہے کہ اس شخص کو راستے سے پکڑ کر صلیب اٹھانے پر مجبور کیا گیا تھا۔ پھر یہ امر بھی تحقیق طلب ہے۔ کہ وہ شخص واقعی افریقن تھا یا کوئی اور۔ ڈاکٹر گراہم صاحب اپنے مذہبی جوش میں بہتے ہوئے اپنے لیکچروں میں اکثر ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں ایسے دعوے کر جاتے ہیں جو بالبداہت غلط ہوتے ہیں۔ اور جن کا کوئی معقول ثبوت پیش نہیں کیا جاتا۔ سوائے یہ کہنے کہ بائیبل یوں کہتی ہے۔ حالانکہ بائیبل کے ہزاروں یورپین سکالروں کے نزدیک خود بائیبل کی کہی ہوئی باتوں کا صحیح ہونا یا اس کا الہامی کتاب ہونا حد درجہ مشکوک اور تحقیق طلب ہے۔ پھر ایک بے انصافی ڈاکٹر گراہم صاحب یہ بھی کرتے رہے ہیں کہ اپنے لیکچروں میں ضمنی طور پر دوسرے مذاہب کا ذکر عموماً معترضانہ رنگ میں کرتے رہنے کے باوجود اپنی تقریروں کے دوران یا آخر پر وہاں دفاعی طور پر کسی کو کچھ کہنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اور نہ کسی اور موقعہ پر اس بارے میں پبلک گفتگو پر رضامندی کا اظہار کرتے ہیں اور عموماً پرائیویٹ گفتگو پر آمادگی اور وعدہ کے باوجود قلت وقت کا عذر کر کے گریز کر جاتے ہیں۔ چنانچہ یہاں اپنے ایک پبلک لیکچر کے دوران میں انہوں نے متحدیانہ رنگ میں بار بار اس بات کو دہرایا کہ دنیا کی تمام کتابوں میں سے صرف ایک بائیبل ہی ایسی کتاب ہے۔ جو انسان کی تسلی بخش راہنمائی کرتی اور اسے حقیقی نجات کا رستہ بتاتی ہے۔ نیز کہا کہ میں نے دنیا کی ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں۔ اور میرے تجربہ کے مطابق انسان کے مستقبل کے متعلق سوائے بائیبل کے دنیا کی کوئی کتاب کوئی تسلی بخش اور قابل قبول نظریہ پیش نہیں کرتی۔ اور قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ قرآن کریم کو شروع سے آخر تک پڑھ جاؤ۔ اس میں دنیا کے مستقبل کا کوئی ذکر نہیں اور نہ کوئی پیشگوئی ہے۔ اور اس کے مقابل پر بائیبل پیشگوئیوں سے بھری پڑی ہے جو ہر زمانے میں اور اب تک پوری ہو رہی ہیں۔

تقریر کے دوران میں تو بولنے یا اس قسم کے دعووں کا ثبوت طلب کرنے کا موقعہ ہی نہیں تھا۔ اس لئے میں نے تقریر کے اختتام پر دروازہ پر ان سے مل کر انہیں توجہ دلائی۔ کہ قرآن کے متعلق ان کے دعاوی حقیقت پر مبنی نہ تھے۔ تو انہوں نے مجھ سے بات کرنے کی بجائے اپنے سکرٹری مسٹر Beverley کو بلا کر ان سے میرا تعارف کرایا۔ اور اپنی مشغولیت کا عذر کر کے ان سے بات کرنے کو کہا۔ چنانچہ سکرٹری صاحب سے میری گفتگو ہوئی۔ میں نے کہا کہ ڈاکٹر گراہم نے چونکہ اپنے لیکچر میں قرآن کریم پر اعتراضات کئے ہیں۔ اس لئے ہمیں جواب کا موقعہ ملنا چاہیئے اور ہم ڈاکٹر صاحب کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہم سے اس بارے میں برسرِ عام گفتگو کریں کہ قرآن کریم اور بائیبل میں سے کس کتاب میں دنیا کے مستقبل کا معقول اور تسلی بخش نقشہ کھینچا گیا ہے اور دونوں کتابوں میں سے کس کی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ اور کس کی غلط نکلی ہیں۔ جمہوریت متحدہ عربیہ کے نائب سفیر مسٹر انور فریڈ اس وقت پاس ہی کھڑے تھے۔ انہوں نے بھی میری تائید کی۔ اور احتجاج بھی کیا۔ کہ ڈاکٹر گراہم صاحب کو اپنے لیکچر میں قرآن کریم اور اسلام کا اول تو اس رنگ میں ذکر ہی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور اگر کیا ہے تو اس احمدی مبلغ کو جواب کا موقعہ ملنا چاہیئے مگر ان کے سکرٹری صاحب گو بڑی محبت اور مہربانی سے پیش آئے لیکن ادھر ادھر کے عذرات کی بناء پر ڈاکٹر گراہم سے ہماری پبلک گفتگو پر راضی نہ ہوئے۔ اور مجھے اپنی پارٹی کے ساتھ دوسرے دن صبح ناشتہ کی دعوت دی اور وعدہ کیا کہ وہاں ڈاکٹر صاحب سے گفتگو کرنے کا موقعہ دیا جائیگا چنانچہ اگلے دن صبح ۸ بجے میں گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس میں گیا گو ناشتہ سے پہلے اور بعد ان کی پارٹی کے پادریوں سے گفتگو ہوئی۔ مگر ڈاکٹر صاحب سوائے تعارف سلیک کے مزید گفتگو پر آمادہ نہ ہوئے۔ بہرحال میں نے بتایا کہ یہ صریح غلط ہے۔ کہ قرآن کریم

انسان کے مستقبل کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں کرتا یا اُخروی زندگی کا ذکر نہیں کرتا بلکہ قرآن کریم نے اس موضوع پر ایسی تسلی بخش روشنی ڈالی ہے کہ دنیا کی کسی روحانی کتاب میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں نیز انہیں بائیبل کی کئی ایسی پیشگوئیاں بتائیں جو پوری نہ ہوئیں . . . .

. . . . اس کے بعد انہیں یہ چیلنج کیا کہ وہ بائیبل سے کوئی آیت ایسی بتائیں جس میں مسیح نے خود اپنے آپ کو صریح طور پر خدا کا بیٹا ان معنوں میں قرار دیا ہو جس کی تبلیغ وہ آج کل کر رہے ہیں یا کفارہ اور تثلیث کا مسئلہ ہی انہیں اس نے اُس رنگ میں پیش کیا ہو مگر ان آٹھ Qualified پادریوں میں سے کوئی بھی اپنی تائید میں مسیح کا کوئی صریح بیان پیش نہ کر سکا صرف ڈاکٹر گراہم کے سکرٹری مسٹر Beverly نے کہا کہ مسیح کہتا ہے کہ میں اور میرا باپ ایک ہیں گویا وہ خدا ہی کا ایک حصہ تھا۔ مَیں نے کہا اس نے تو یہ کہا ہے کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے اور حواریوں کو بھی تلقین کی ہے کہ اگر تم میری پیروی کرو گے تو تم بھی میری طرح باپ میں ایک ہو جاؤ گے۔ کیا اس سے یہ مطلب ہے کہ مسیح کی پیروی کرنے سے حواری بھی خدا ہو گئے تھے۔ اس پر سکرٹری صاحب نے اپنی ذاتی خوابیں اور مزعومہ تجربات سنانے شروع کر دئے جن سے کہ وہ اس یقین تک پہنچے کہ مسیح واقعی خدا اور تمام دنیا کا نجات دہندہ ہے میں نے انہیں دعا کی طرف توجہ دلائی مگر انہوں نے غیر ضروری سمجھ کر انکار کر دیا۔

تبلیغ اسلام اور لٹریچر کی پیشکش

اس کے بعد خاکسار نے وہاں ہی منتشر ہونے سے پہلے ڈاکٹر گراہم کو اسلام اور احمدیت سے متعلق ضروری کتب اور ایک ٹائپ شدہ کھلی چٹھی پیش کی جس میں اسلام اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ اور تحقیق اور باہمی گفتگو کی دعوت تھی نیز ان کی پارٹی کے جملہ امریکن و افریقن سب ممبران کو بھی اسلام پر کتب اور پمفلٹ ایک ایک بنڈل پیکٹ کی صورت میں پیش کئے۔ اور انہیں لائبیریا سے رخصت ہونے سے پہلے احمدیہ مشن اور احمدیہ کرسچن سکول میں آنے کی دعوت دی۔

چونکہ لائبیریا کی آبادی تقریباً ۹۰ فی صدی عیسائی ہے اور گورنمنٹ کے تمام چھوٹے بڑے افسران بھی عیسائی ہیں اور لوکل اخبارات اور ریڈیو وغیرہ بھی مکمل طور پر عیسائیوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اسلئے ڈاکٹر گراہم کی میٹنگیں یہاں پر بظاہر بہت کامیاب رہیں گو ان کے لیکچروں کے آخر پر عیسائی ہونے والوں یا بپتسمہ لینے والوں کی تعداد ہزار ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ تھی مگر ان میں تقریباً ۹۵ فی صدی یقیناً ایسے تھے جو کہ پہلے ہی سے عیسائی تھے۔ مگر لائبیرین اور امریکن اخبارات میں ان کی مختلف تصاویر دے کر یہی پراپیگنڈہ کیا جاتا رہا کہ بلی گراہم کے ذریعہ انہوں نے آج سے مسیح کو اپنا منجی تسلیم کر لیا ہے اور حلقہ بگوش عیسائیت ہو گئے ہیں۔ اخباروں کے تعصب کا یہ حال ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے نام اپنی کھلی چٹھی کی ایک ایک کاپی میں نے یہاں ہر اخبار کو ارسال کی اور ایڈیٹروں کو بھی ملا مگر انہوں نے اسے شائع کرنا مصلحت کے خلاف قرار دے کر رَدّ کر دی۔

بلی گراہم کو چیلنج

نائیجیریا میں بھی ڈاکٹر گراہم صاحب نے اپنے لیکچروں میں اسلام کا ذکر کرتے ہوئے یہ دعوےٰ کیا کہ بائیبل دنیا کی الہامی کتابوں میں سے سب سے اعلیٰ ہے اور بائیبل کے مقابل پر قرآن کریم میں شروع سے لے کر آخر تک کہیں بھی دنیا کے مستقبل کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں ہے۔ چنانچہ رئیس التبلیغ مغربی افریقہ مکرم نسیم سیفی صاحب نے اس بناء پر انہیں اس موضوع پر برسرِ عام مباحثہ کا چیلنج دیا اور اعلان کیا کہ اگر ڈاکٹر گراہم اپنی تقاریر میں اس قسم کے دعوے اور بیانات دینے میں اپنے آپ کو حق بجانب خیال کرتے ہیں تو ان میں ان امور پر ہمارا چیلنج قبول کرنے کی بھی جرأت ہونی چاہیئے۔ نیز مکرم سیفی صاحب نے انہیں دوستانہ طور پر باہم تبادلہ خیالات کی بھی دعوت دی تاکہ نائیجیریا کے عیسائی اور مسلمان پبلک میں ایک قسم کی مفاہمت پیدا کی جا سکے اور مذہبی طور پر ایک دوسرے کی غلط فہمیاں دور ہو سکیں۔ مگر نائیجیریا کی کرسچن کونسل نے ڈاکٹر گراہم سے مشورہ کے بعد قلتِ وقت کی بناء پر یہ دعوت بھی رَدّ کر دی اور عملاً واضح کر دیا کہ ان کے پاس محض دعوے ہی دعوے ہیں اور وہ عمداً اسلام کے مجاہدین سے تبادلۂ خیالات کرنے سے گریز کر رہے ہیں چنانچہ امریکہ کے مشہور اخبار ٹائمز نے بھی اس بارے میں اپنی اشاعت مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۰ء میں لکھا کہ ڈاکٹر گراہم نے نائیجیریا کے مسلمان لیڈروں کے ساتھ باہمی مذہبی تبادلۂ خیالات کرنے سے عدیم الفرصتی کا عذر کر کے انکار کر دیا

بے انصافی

ہر عقلمند اور انصاف پسند انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس سے زیادہ بے انصافی اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ ایک طرف تو دنیا کا یہ مشہور ترین مذہبی مبلغ اپنے افریقہ کے دورے کو مغربی افریقہ کے تمام اخبارات میں "مقدس جہاد" اور "BILLY GRAHAM CRUSADE" قرار دے اور بڑے جوش و طمطراق سے افریقہ میں جگہ بہ جگہ عیسائیت کی تائید اور اسلام کے خلاف جہاد کے نعرے لگاتا ہوا اسلام اور قرآن پر پبلک طور پر ناجائز حملے کرنے سے نہ ہچکچائے اور دوسری طرف اسلام کے احمدی مجاہدوں اور مسلمان لیڈروں کا چیلنج بھی قبول نہ کرے اور عذراتِ لنگ سے ٹال مٹول کر کے اپنی کمزوری کو چھپائے۔ مشرقی افریقہ میں بھی اپنے لیکچروں میں انہوں نے یہی طریق اختیار کیا۔ وہاں بھی احمدیہ مشن کے اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز نے اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ نے انہیں اسلام کی تعلیم کا سنجیدگی سے مطالعہ کرنے کی تلقین کی اور باہمی تبادلہ خیالات کی بھی دعوت دی۔ نیز نشان کے طور پر اسلام کے نمائندوں کے مقابل پر کسی خاص مقصد کے لئے دعا کا چیلنج بھی انہیں کیا۔ مگر سوائے اس ارشاد کے کہ میں معجزات دکھانے نہیں بلکہ صرف تبلیغ کرنے اور دعا کرنے کے لئے آیا ہوں وہاں بھی انہیں ہمارے مبلغین کی دعوت اور چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ انہوں نے خود ہی کہا کہ میں دعا کرنے آیا ہوں۔ اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے انہیں مقابلۃً کسی مقصد کے لئے دعا ہی کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ مگر وہ اپنے ہی جواب کے صریح خلاف دعا کے ذریعہ سچائی اور حقیقت کے اظہار پر بھی آمادہ نہ ہوئے اور دنیا نے دیکھ لیا کہ قرآن کریم پر اعتراض کرنے والے اور یسوعؑ کی نمائندگی کا دعوےٰ کرنے والے عالمی شہرت کے مالک اس عیسائی مبلغ کے پاس کس قدر سچائی اور جرأت ہے اور خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن کریم پر اس کے اعتراضات کی حقیقت کیا ہے۔

میں نے ڈاکٹر گراہم صاحب کے سب لیکچر سنے ہیں انہوں نے ان میں سوائے بائبل کے بعض حصے پڑھنے اور ان پر اسی طرح حاشیہ آرائی کرنے کے جو عموماً ہر پادری کی زبان سے سننے میں آتی ہے یا لندن کے ہائیڈ پارک کے عیسائی لیکچرار کرتے ہیں۔ کوئی ٹھوس دلیل یا معقول نظریہ پیش نہیں کیا۔

تین عیسائیوں کے مقابل پر سات مسلمان

اگر ڈاکٹر گراہم صاحب اور ان کے ہمنوا سنجیدگی سے ہماری طرف سے پیش کردہ اسلامی لٹریچر اور بیانات اور دعوتوں پر غور کریں اور انصاف اور غیر متعصبانہ طور پر تحقیق حق کریں تو انہیں یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ اسلام ہی دراصل اُسی مذہب کی تکمیل کا نام ہے جو کہ حضرت مسیح موعود لائے تھے اور حقیقی اور ابدی نجات و کامیابی کی راہ آج یہی اسلام ہے جس کی تعلیم و عقائد میں کوئی پیچیدگی یا راز نہیں بلکہ نہایت سادہ قابلِ عمل اور قابلِ قبول ہے اور اب تو محترم ڈاکٹر صاحب کے اپنے حالیہ افریقہ کے دورے میں عملاً بھی ان پر واضح ہو گیا ہے کہ اسلام کی تعلیم و عقائد میں وہ جاذبیت اور معقولیت ہے جو انکی پیش کردہ عیسائیت میں نہیں ہے چنانچہ اپنے اس دورے سے واپسی پر امریکہ میں انہوں نے یہ بیان دیا کہ ان کی حالیہ تحقیق کے مطابق افریقہ میں اسلام کی ترقی کی رفتار عیسائیت کی نسبت بہت زیادہ اور باوجود عیسائی مبلغین کی انتھک کوششوں کے اور ہر قسم کے حربے استعمال کرنے کے اب تک بہت تیز ہے بلکہ جہاں تین افراد عیسائیت میں داخل ہوتے ہیں وہاں اس کے مقابل پر سات افراد اسلام قبول کرتے ہیں گویا سات اور تین کی نسبت ہے حالانکہ سوائے صرف جماعت احمدیہ کی طرف سے بھیجے ہوئے مبلغین اسلام کے تمام افریقہ میں سینکڑوں عیسائی مشنوں اور ان کے ہزارہا مبلغین جو دن رات افریقہ کو عیسائی بنانے اور اسلام کی بیخ کنی کرنے میں مشغول رہتے ہیں کے مقابل پر کوئی اور مسلم مشن یا مبلغ باقاعدہ طور پر ان کا مقابلہ اور اسلام کی باضابطہ تبلیغ نہیں کر رہا۔

پس اس بے سروسامانی اور کم مائیگی کے باوجود اسلام کا اس دوڑ میں باوجود مخالف حالات کے غیر معمولی سبقت لیتے جانا یقیناً اسلام کی برتری اور صداقت کا بیّن ثبوت ہے بشرطیکہ کوئی دل کی آنکھیں کھول کر غیر متعصبانہ رنگ میں نیک نیتی سے دیکھے اور غور کرے والفضل ما شهدت به الاعداء

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ ——— سالانہ کوائف ۶۰-۱۹۵۹ء

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

(۳)

ہوسٹل یونین

یونین کے زیر اہتمام کمروں اور سیٹوں کی صفائی کے ماہوار اور سالانہ مقابلے ہوئے۔ پوزیشن حاصل کرنے والے ذیل طلباء کو سال کے اوسط نمبروں کی بنا پر سرٹیفکیٹ اور انعامات دیئے گئے۔

یونین نے ان ڈور کھیلوں کا ٹورنامنٹ کروایا جس میں اراکین سٹاف نے بھی خاصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

علاوہ ازیں ہوسٹل کا سالانہ فنکشن کامیابی سے منایا گیا۔ جس میں اساتذہ کالج کے علاوہ دیگر معززین اور ہوسٹل کے اولڈ بوائز نے بھی شرکت کی۔

سال رواں میں مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

(۱) THE FUTURE OF ISLAM IN AMERICA مکرم ڈاکٹر خلیل احمد ناصر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔

(۲) MR. ROBERT S. AMIEROS, MY EXPERIENCES IN MY TRAVELS AROUND THE WORLD.

(۳) OUR DUTY مکرم مرزا طاہر احمد

(۴) اہمیت نماز۔ مکرم دوست محمد شاہد۔

(۵) فضائل رمضان۔ مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن ایم۔ اے۔

(۶) BASIC DEMOCRACIES. چوہدری فرزند علی۔ سپرنٹنڈنٹ و ہیڈ

(۷) سب سے بہتر کلام قرآن۔ اور مولنا محمد ابراہیم بقاپوری۔ سب سے بہتر اسوہ رسول مقبول ہے۔

(۸) ۱۹۱۰ء سے قبل کے واقعات۔ جناب مولوی قدرت اللہ سنوری قاضی محمد عبداللہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی سابق مبلغ انگلستان

(۹) دین سے محبت کیسے پیدا کی جائے۔ مولوی قدرت اللہ سنوری

(۱۰) ذہنی صحت۔ پروفیسر چوہدری محمد علی ایم اے۔

(۱۱) مغربی اور مشرقی جرمنی کا موازنہ۔
(۱۲) مغربی جرمنی کا نظام تعلیم۔
ڈاکٹر ہیل بک پروفیسر میونک یونیورسٹی۔

ہوسٹل کی فضا ہر قسم کے طبقاتی یا فرقہ وارانہ زہر سے پاک ہے۔ اکثر طلباء اسلامی اخلاق کے حامل ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ جہاں طلباء دینوی علوم و فنون میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ وہاں اسلامی شعائر کا بھی بہترین نمونہ پیش کریں

پراکٹوریل سسٹم

کالج میں پراکٹوریل نظام کے ماتحت سال رواں میں مندرجہ ذیل امور سرانجام دیئے گئے

(۱) ہوسٹل سے باہر رہنے والے طلباء کے لئے اجازت نامے جاری کئے گئے۔

(۲) کالج یونیفارم سے متعلقہ قواعد کی پابندی کروائی گئی۔

(۳) اس امر کی نگرانی کی گئی کہ مطالعہ شبینہ کے اوقات میں طلباء بغیر کسی اشد ضرورت کے گھر سے باہر نہ رہیں۔ اس سلسلے میں کالج پراکٹرز نے پراکٹوریل مانیٹرز کے ساتھ مل کر اور الگ الگ دورے کئے۔

(۴) کالج کے اوقات میں نظم و ضبط سے متعلقہ امور کی پابندی کروائی گئی۔

(۵) بعض طلباء کے سہو و غفلت کی تحقیق کی گئی۔ اور انتظامی کارروائی کی گئی۔

المنار

کالج کا علمی اور ادبی رسالہ المنار اپنی شاندار روایات کے ساتھ دوران سال جاری رہا۔ حصہ انگریزی کے نگران مرزا خورشید احمد ایم اے اور حصہ اردو کے نگران شیخ محبوب عالم خالد ایم اے ہیں۔ طلباء میں سے حصہ اردو کے مدیر لطف الرحمن محمود اور حصہ انگریزی کے مدیر رشید احمد ہیں۔

ادارہ کی انتھک کوششوں اور اساتذہ اور طلباء کے تعاون کے نتیجہ میں المنار ایک ممتاز حیثیت حاصل کرتا جا رہا ہے ادارہ مکرم ریاض احمد ایم اے پروفیسر چوہدری محمد علی ایم۔ اے مکرم خان نصیر احمد خان ایم۔ ایس۔ سی۔ اور مکرم محمد شریف خالد ایم۔ اے کا بالخصوص ممنون ہے جن کے افکار عالیہ المنار کے لئے باعث زینت بنے۔ طلباء میں سے رشید احمد۔ عبداللہ ابوبکر۔ لطف الرحمان محمود۔ سلیم اختر صدیقی کلیم اللہ خان۔ مطیع احمد قریشی اور مرزا محمد الیاس کے مضامین قابل ذکر ہیں۔

لطف الرحمان محمود کے قلم کی بے پناہ برش اور تیکھاپن۔ نیز ان کی بے لاگ تنقید مستقبل کے ایک کامیاب طنز نگار صحافی کی غماز ہے۔

علمی و ادبی مشاغل

نصاب کی چند معینہ کتب میں توجہ کو الجھائے رکھنا ذہنی پریشانی کا باعث تو ہو سکتا ہے۔ مگر ذہن میں وہ جلا پیدا نہیں کر سکتا۔ جس کا دوسرا نام علم ہے۔ اس لئے ہم اس امر کے لئے بھی کوشاں رہتے ہیں کہ طلباء اپنے قیمتی اوقات ان کتب کے مطالعہ میں بھی صرف کریں جنہیں "بالائے نصاب" کہنا بجا ہے۔ اور گاہے گاہے ان مشہور و معروف ماہرین فن کے خیالات کو سنیں۔ جو ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں غور و فکر کی عادت نیز بلند ہمتی اور رفعت خیال کے اوصاف پیدا کرتے ہیں چنانچہ کالج کی ایک درجن کے قریب علمی اور ادبی مجالس دوران سال اس مقصد کے لئے مصروف عمل رہیں۔ جس کے نتیجہ میں طلباء کو بلند پایہ فضلاء اور ماہرین فن کے زریں خیالات کو سننے کا موقع ملا۔ اور پھر خود تحقیقی و تخلیقی مضامین لکھنے کا ان میں شوق پیدا ہوا۔ جیسا کہ تفصیل ذیل سے ظاہر ہے۔

مجلس عمومی

مجلس عمومی کالج کی سب سے بڑی مجلس ہے۔

امسال اس مجلس نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھا۔ ہر جمعرات کو مجلس عمومی کے زیر اہتمام اجلاس ہوتے رہے۔ کئی مباحثے منعقد کئے گئے۔ کئی ایک مقامی اور بیرونی معززین نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ ڈاکٹر محمد عودہ نے جو عرب کے ایک سیاسی رہنما اور اخبار الجمہوریہ مصر کے سیاسی ایڈیٹر ہیں "عرب کے مسائل" پر روشنی ڈالی۔ مکرم مرغوب صدیقی۔ صدر شعبہ جرنلزم پنجاب یونیورسٹی نے رسل و رسائل کے ذرائع کے متعلق اپنے تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں ایک پرمغز لیکچر دیا۔ سردار دیوان سنگھ مفتون مدیر "ریاست" دہلی نے مجلس ہذا کے زیر اہتمام طلباء سے خطاب فرمایا۔ مکرم بشیر احمد رفیق نائب امام مسجد لندن اور مکرم عبدالعزیز دین نے جو لندن میں مستقل رہائش رکھتے ہیں۔

ISLAM IN ENGLAND

کے موضوع پر خیالات کا اظہار فرمایا۔

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ہمارے طلباء نے مختلف مباحثوں میں کالج کی نمائندگی کی۔ اور اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے متعدد انعامات حاصل کئے۔

۱۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے انگریزی مباحثہ میں عبداللہ ابوبکر سوم رہے۔

۲۔ میرپور آزاد کشمیر کے سالانہ مباحثہ میں عبدالسمیع نے انگریزی مباحثہ میں اول انعام حاصل کیا۔

۳۔ اسی مباحثہ میں محی الدین نے تیسرا انعام حاصل کیا۔

۴۔ میرپور آزاد کشمیر کے سالانہ مباحثہ میں اردو کے مقابلہ میں عبدالسمیع نے دوسرا انعام حاصل کیا۔

۵۔ مرے کالج سیالکوٹ کے انگریزی مباحثہ میں جعفر سلومی نے دوم پوزیشن حاصل کی۔

۶۔ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کے اردو مباحثہ میں عبدالسمیع نے دو انعام حاصل کیا۔

۷۔ گورنمنٹ کالج سرگودہا کے سالانہ مباحثہ میں اردو کے مقابلہ میں عبدالسمیع نے دوسرا امتیاز حاصل کیا۔

امسال ہمارے سالانہ مباحثے اپنی روائتی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئے۔ اس دفعہ ہمارے مباحثوں میں پہلی بار کراچی کے مقررین نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ پاکستان کے متعدد کالجوں کے نمائندوں نے اس میں شرکت کی۔ انگریزی کی ٹرافی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اور اردو کی ٹرافی ایس۔ ایم۔ لا کالج کراچی نے جیتی ہمارا کالج انعامات کے لئے مقابلہ میں شریک نہیں ہوا تھا۔ ویسے انگریزی کے مباحثہ میں جعفر سلومی نے دوسری اور منور احمد نے اردو مباحثہ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

کالج کے سالانہ تقریری مقابلے آخر سال میں منعقد ہوئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق محمود کو نٹے انگریزی کے بہترین مقرر اور عطاء المجیب راشد سال رواں کے اردو کے بہترین مقرر قرار پائے۔

مجلس ارشاد

طلباء میں مذہب سے گہری وابستگی اور روحانی و اخلاقی اقدار کو اپنانے کا شوق پیدا کرنا۔ نیز انہیں صحیح اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا اس مجلس کے اہم مقاصد میں سے ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے مکرم سید ولی اللہ شاہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد ناصر اور خاکسار مرزا ناصر احمد نے علمی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

(باقی)

درخواست دعا

میری بھاوجہ صاحبہ اہلیہ بابو عبدالقادر ریٹائرڈ پوسٹماسٹر پردہ عرصہ چار پانچ ماہ سے بعارضہ ضعف دل و تمام بدن میں ہر وقت جلن کی وجہ سے بہت تکلیف ہے اب ساتھ دماغی عارضہ بھی ہو گیا ہے کمزور بہت ہو گئی ہیں باوجود متواتر کئی ماہ علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کی دعا کی درخواست ہے۔
ماسٹر عبدالحمید ڈنگلی غلام حیدر آبادی عالم بلڈنگ گوجرانوالہ

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم اور لازمی چندوں میں سے ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ گذشتہ چند سالوں میں اس چندہ کی وصولی میں دوسرے تمام چندوں کی نسبت زیادہ اضافہ ہوئی ہے۔ پھر بھی اس چندہ کی آمد جلسہ سالانہ کے اخراجات سے کم رہ جاتی ہے اور ہر سال اس غرض کے لئے ایک بڑی رقم دوسرے چندوں میں سے خرچ کرنی پڑتی ہے جس کی وجہ سے دوسرے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے اس کمی کی کئی وجوہات ہیں۔

اوّل یہ کہ مقامی جماعتیں عام طور پر جلسہ سالانہ سے ایک دو مہینہ پہلے اس چندہ کی وصولی کے لئے کوشش شروع کرتی ہیں۔ لیکن بہت سے دوست ایک دو قسطوں میں یہ چندہ پورا نہیں کر سکتے اور جلسہ گذر جانے کے بعد اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ نہیں رہتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس چندہ کی آمد میں بہت کمی رہ جاتی ہے۔ لہٰذا نظارت بیت المال تمام جماعتوں سے درخواست کرتی ہے کہ اس دفعہ سال شروع ہوتے ہی اس چندہ کی فراہمی کے لئے جدوجہد شروع کر دی جائے۔

دوسرے یہ کہ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق کئی ایک غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً:-

(ا) بعض احباب کا یہ خیال ہے کہ موصی صاحبان پر چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا واجب نہیں

(ب) بعض جماعتیں اس چندہ کو لازمی چندہ نہیں سمجھتیں اور اس کے لئے اپنے احباب سے باقاعدہ مطالبہ نہیں کرتیں۔

(ج) بعض احباب یہ سمجھتے ہیں کہ جو دوست چندہ عام کی پوری رقم ادا کر دیں تو ان کے لئے چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا ضروری نہیں رہتا۔

(د) بعض عہدہ دار اپنے آپ یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کا خرچ تو پورا ہو ہی جاتا ہے پس اگر ان کی جماعت سو فیصدی کی بجائے ساٹھ یا ستّر یا پچھتّر فیصدی تک یہ چندہ ادا کر دے تو کافی ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ محض وسوسے ہیں اور انہیں دور کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے فیصلہ جات اور ان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات میں سے چند اقتباسات اسی اخبار یعنی الفضل کے ۲۸ اپریل ۱۹۶۰ء کے پرچہ میں شائع کئے گئے ہیں۔

خاکسار کے نزدیک تو حضور کے مذکورہ بالا ارشادات سے چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ہر قسم کی غلط فہمیوں کا بکلی ازالہ ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر کسی شخص کے دل میں کوئی شبہ باقی رہ جائے تو اسے چاہیئے کہ اپنے شبہات کو نظارت بیت المال کے سامنے پیش کرے۔ یہ مناسب نہیں ہو گا کہ کوئی شخص یا جماعت اپنے شبہات کو ظاہر بھی نہ کرے اور اس کے لازمی چندہ میں پورا حصہ نہ لے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ سال کے تمام جماعتیں یکم مئی سے ہی اس چندہ کی فراہمی شروع کر دیں گی اور جلسہ سے پہلے سو فیصدی ادائیگی کر دیں گی اور کوئی جماعت نظارت بیت المال کو مجبور نہیں کرے گی کہ اس جماعت کو اس چندہ کی ادائیگی کے لئے مجبور کرنے کی خاطر کوئی اقدام کیا جائے۔ (ناظر بیت المال۔ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے والد محترم ملک محمد شفیع صاحب لائلپوری مرحوم کی وفات پر احباب جماعت اور رشتہ داروں نے ہمدردی کے خطوط تحریر فرمائے ہیں۔ بندہ فرداً فرداً جواب تحریر کرنے سے قاصر ہے اس لئے بذریعہ الفضل احباب کرام کے جذبہ ہمدردی، خلوص اور محبت کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور درخواست کرتا ہے کہ مکرم والد صاحب مرحوم و مغفور کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور حضرت شیخ خدا بخش صاحب صحابی مرحوم وزیر آبادی کے فرزند تھے۔ سادہ طبیعت۔ حلیم الطبع۔ متوکل۔ راسخ العقائد۔ احمدیت کے خادم اور دیگر بہت سی خوبیوں کے مالک تھے

(ملک لطیف احمد سرور دھوبی گھاٹ لائلپور)

فارمہائے اصل آمد کا پُر کرنا کیوں ضروری ہے؟

حصہ آمد کے موصی احباب توجہ فرمائیں!

اوّل۔ اس لئے کہ آپ نے اپنی وصیت میں اقرار کیا ہوا ہے کہ آپ اپنی آمدنی سے حصہ وصیت ادا کرتے رہیں گے اور آمدنی میں کمی بیشی کی دفتر کو اطلاع دیتے رہیں گے۔

دوم اس لئے کہ اب جبکہ سال ۶۰-۱۹۵۹ء ۳۰ اپریل کو ختم ہو چکا ہے دفتر کو یہ علم ہونا چاہیئے کہ اس سال اور اس سے پہلے سالوں کی جن کے فارم آپ کو بھجوائے گئے ہیں آپ کی اصل آمد کیا تھی اور کیا اس کے مطابق آپ کی طرف سے حصہ آمد کی وصولی ہو چکی ہے؟

سوم اس لئے کہ اس کے بغیر آپ کا حساب مکمل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی آپ کے بقایا یا فاضلہ سے آپ کو اطلاع دی جا سکتی ہے۔

چہارم اس لئے کہ خود آپ کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکتا کہ آپ مالی لحاظ سے اپنے اقرار وصیت سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں۔

پنجم سب سے زیادہ یہ اس لئے ضروری ہے کہ یہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کا ارشاد ہے اور حضور کے اس ارشاد کی تعمیل ہر احمدی کے لئے موجب فرحت اور موصی احباب کے لئے بدرجہ اتم باعث افتخار ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

جن احباب نے احمدیہ سیکنڈری سکول غانا میں ملازمت کی درخواستیں دفتر ہذا میں بھجوائی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کی درخواستیں سفارش کے ساتھ متعلقہ محکمہ کو بھجوائی جا چکی ہیں جواب آنے پر صرف ایسے دوستوں کو اطلاع کی جائے گی جن کی منظوری محکمہ تعلیم کی طرف سے مل جائے گی۔ جن احباب کو کوئی اطلاع موصول نہ ہو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ان کی درخواست منظور نہیں ہوئی۔ (وکالت تبشیر۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) نصیر احمد خان صاحب خانپور کی اہلیہ عرصہ قریباً آٹھ ماہ سے بیمار ہیں۔

(۲) عبد الرشید صاحب ربوہ کا بھائی عبد المالک آٹھ دس یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے

(۳) خواجہ عطاء اللہ صاحب ڈھڈیالہ کچھ عرصہ سے . . . . پھوڑے پھنسیوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(۴) رشید احمد صاحب راشد فائدآباد کا بھائی عزیز سلطان احمد کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہے

(۵) صوفی نذیر احمد صاحب آف ٹاہلی کے والد مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب آف مالو کے بھگت بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔

(۶) طارق محمود اور شاہد محمود احمد آباد میں ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں اور خسرہ بھی نکلا ہوا ہے

احباب کرام و بزرگان سلسلہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تمام پریشانیاں دور کرے۔ آمین

(۷) مکرم راجہ ناصر احمد صاحب اوورسیر کا سامان چوری ہو گیا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین (شیخ محمد یوسف لائلپور)

مصباح کے خریداران بیرون پاکستان

ہمارے اکثر خریداران مصباح بیرون پاکستان مصباح کا چندہ بذریعہ پوسٹل آرڈر بھجواتے وقت وہ پوسٹل آرڈر بھجوا دیتے ہیں جو کہ کراس شدہ ہوتا ہے۔ کراس ہونے کی وجہ سے ہمیں ڈاکخانہ رقم نہیں دیتا۔ مجبوراً ہمیں پوسٹل آرڈر اپنے خریدار کو واپس کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح چندہ کی رقم بھی بروقت وصول نہیں ہوتی۔ دوسرے ڈاک خرچ کا مزید بوجھ دفتر کو اٹھانا پڑتا ہے۔ براہ مہربانی بیرون پاکستان کے مصباحی بہنیں اور بھائی چندہ بھجواتے وقت ہماری اس مشکل کا خیال رکھا کریں اور کراس شدہ پوسٹل آرڈر نہ بھجوایا کریں۔ نیز مصباح کا چندہ سالانہ ۱۵ شلنگ ہے۔ اور چندہ بھجواتے وقت چندہ کی رسید گی کے بھجوانے کے لئے ڈاک خرچ کے ۸ آنے (م

ع) بھی ارسال کیا کریں۔ جزاکم اللہ۔ (امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۸۹: میں نذیر احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب۔ قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سحرا ڈاکخانہ نارنگ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت اراضی نہری بنجر چار ایکڑ واقعہ ساکن لاہوری والہ ضلع شیخوپورہ جس کی قیمت اس وقت مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ نصف مربع ۱/۲ ۱۲ ایکڑ نہری واقعہ سحرا میں عارضی الاٹمنٹ ہے جس کی آمد سالانہ مبلغ پانچ صد روپیہ ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا نیز اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الراقم بحروف ولایت انسپکٹر وصایا ۱۷

العبد نذیر احمد ولد غلام محمد بقلم خود

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد سردار خان ولد الٰہی بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سحرا۔

نمبر ۱۵۶۹۰: میں سید نذیر احمد ولد سید سید محمد صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پہ ہے جو کہ بعد مہنگائی الاؤنس ۔/۷۴+۲۵ ۔/۹۹ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد جو بھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت ...

العبد سید نذیر احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت۔ ربوہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۵۶۹۱: میں یوسف خان بی اے ایل ایل بی ولد جہلے خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ و تجارت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۱ء ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے

زمین اندازاً ۲ گھماؤں موضع جبال۔ تحصیل شکرگڑھ۔ زمین اندازاً ۱۰ گھماؤں موضع اوپیاں تحصیل شکرگڑھ۔ زمین اندازاً ۱/۲ ۲ گھماؤں موضع سیدنوالہ تحصیل پسرور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زمین اندازاً دو گھماؤں موضع جلال پور تحصیل شکرگڑھ ایک پختہ مکان موضع جبال تحصیل شکرگڑھ مذکورہ بالا جائیداد کی کل اندازاً قیمت مبلغ ۔/۳۵۰۰ روپیہ (زمین مالیتی ۲۸۵۰۰ روپے اور مکان مالیتی ۵۰۰۰ روپے) اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ تجارت پر بھی ہے جس کی ماہوار آمد اندازاً ۔/۵۰۰ روپے ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ البتہ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ قبل از وفات کر دوں تو اس قدر روپیہ اس جائیداد کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد یوسف خان گیتا بھون جے جی روڈ رام سوامی۔

گواہ شد محمد عبداللہ مہر ولد حکیم مہر دین صاحب گیتا بھون ۳۷۶/۱ رام سوامی کراچی ۳

گواہ شد:۔ محمد رفیق بوصی ممتاز الحق بقلم خود ولد احمد صاحب ۳۷۶/۱ گیتا بھون جے جی روڈ رام سوامی۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ اول)

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ان صاحبان اقتدار کا کوئی قصور نہیں سمجھتے۔ جنہوں نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا اور ملک میں ہر طرح سے ایسی دھاندلی مچائی کہ یہاں مارشل لا حکومت کا اقدام کرنا پڑا لیکن ہم یہاں یہ واضح کرنا چاہیئے ہیں کہ پارلیمانی حکومت کی ناکامی کا خاصہ تعلق ان عناصر سے بھی ہے جواب مسمی صورت بنا کر سارا بار دوسروں پر ڈال کر بی جمالو کا پارٹ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ہم اس لئے نہیں لکھ رہے کہ آئینی کمشن کو ان لوگوں کی رائے نہیں معلوم کرنی چاہیئے۔ یا اس لئے کہ ان کی رائے کو کوئی وقعت ہی نہ دی جائے۔ بلکہ اس سے ہمارا مطلب صرف اسقدر ہے کہ وہ اس تاثیر سے بالا رہے کہ یہی لوگ ہیں جو دین کے صحیح تقاضوں کو سمجھتے ہیں اور ان کا دینی علم ہی موجودہ حالات میں صحیح رہنمائی کر سکتا ہے بلکہ اس کے برخلاف حکمت یہ ہے کہ ان کا دینی علم زیادہ تر خود ساختہ نظریات تک محدود رہے۔ جن کی قرآن و سنت میں نہ صرف یہ کہ کوئی بنیاد نہیں بلکہ بعض باتوں میں معمولی تعقل سے بھی عاری ہے۔ مثلاً انہوں نے مخلوط اور جداگانہ انتخابات کے متعلق جو رائے دی ہے وہ نہایت مضحکہ خیز ہے۔ جن لوگوں سے یہ جداگانہ انتخاب کے آرزومند ہیں وہ ایوان میں تو ان کے ہمدوش بیٹھکر رائے دیں گے۔ مگر ان کے خیال میں وہ ان کے ساتھ ایک ہی دروازہ سے داخل نہیں ہو سکتے —— یعنی

گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز۔ دوسرے اگر ان لوگوں کی اس رائے کو تسلیم کر لیا جائے کہ پہلا دستور ہی نافذ کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بنیادی جمہوریتوں پر جو وقت اور روپیہ صرف ہوا ہے وہ ضائع کر دیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک کے عوام سیاسی امور میں امریکہ یا برطانیہ جتنے تو کیا ان سے آدھے بلکہ چوتھائی حد تک بھی بیدار نہیں ہوئے اور ابھی سیاسی تربیت کے سخت محتاج ہیں۔ اس لئے ان کو خاص کر اسلام کے نام پر بہکانا بہت آسان ہے یہ لوگ اپنے اقتدار کے لئے اسی چیز پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ ووٹ دہندگی کے لئے صرف بلوغت کی شرط چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان پڑھ لوگوں کو اسلام کے نام پر اپنے پیچھے لگانا زیادہ آسان ہے۔ اسی طرح جس طرح گھاس دکھا کر بکری کو لگایا جا سکتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں علمائے دین یا دینی مفکرین کوئی فرقہ نہیں ہے مگر افسوس ہے کہ یہ لوگ عام مسلمانوں سے اپنے آپ کو ایک الگ فرقہ یا جماعت بنانے کی کوشش کرتے رہیں اور بعض ذاتی اغراض کی بنا پر گروہ در گروہ تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ورنہ کوئی مسلمان نہیں ہے جو نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام دنیا میں اسلامی اصولوں کی فتح نہیں چاہتا۔ مگر یہ لوگ چاہتے ہیں کہ انہوں نے جو غلط سلط اسلامی قانون کا تصور بنا رکھا ہے وہی اسلامی قانون ہے (باقی صفحہ ۸)

ایران کے وزیر اعظم اور بعض اعلیٰ حکام پر جرمانہ

تہران ۱۴ مئی۔ کل ڈاکٹر منوچہر اقبال وزیر اعظم ایران ان کی کابینہ کے چند ارکان اور پارلیمنٹ کے چند ارکان کو تیز موٹر چلانے کے الزام میں جرمانہ کیا گیا ہے۔ کل ان سب کو ایک گشت کرنے والی عدالت نے مجرم قرار دیا۔ اس عدالت پر کچھ عرصہ سے اس مفہوم کا اعتراض کیا جا رہا تھا کہ وہ ذی اثر مجرموں کو سزا نہیں دیتی۔ جب ڈاکٹر منوچہر اقبال وزیر اعظم کی کار ٹھہرائی گئی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا مجھے مسرت ہے۔ کہ قانون پر پورا عمل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے فی الفور جرمانے کے دو سو ریال پیش کر دیئے۔ اس پر انہیں سفر جاری رکھنے کی اجازت دے دی گئی۔ اس کے بعد پارلیمنٹ کے رکن مسٹر جمشید عالم کی موٹر ٹھہرائی گئی۔ انہوں نے کار ٹھہرانے والے کانسٹیبل سے کہا۔ "میں پارلیمنٹ کا رکن ہوں"۔ کانسٹیبل نے شائستگی کے ساتھ جواب دیا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ قانون کی نظروں میں سب برابر ہیں۔ اس کے بعد وہ بھی جرمانہ ادا کر کے چل دیئے۔ بعد میں انجینئر خسرو ہدایت کی موٹر ٹھہرائی گئی جو منصوبہ بندی کے ادارے کے نائب صدر ہیں انہیں بھی دو سو ریال جرمانہ کیا گیا۔

اسی طرح مسٹر مہران وزیر تعلیم اور مسٹر منصور وزیر تجارت سے بھی جرمانہ وصول کیا گیا۔ بعد میں ایک اعلیٰ فوجی افسر کی موٹر ٹھہرائی گئی وہ اپنی موٹر سے اترے۔ اور انہوں نے کانسٹیبل کے منہ پر تھپڑ رسید کیا۔ اس لئے انہیں نقص امن کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

ہم روس سے اختلافات کے ختم کرنیکی مخلصانہ کوشش کرینگے (صدر آئزن ہاور)

پیرس میں سربراہوں کی کانفرنس آج سے شروع ہو رہی ہے

پیرس ۱۶ رمئی امریکہ کے صدر آئزن ہاور اور مسٹر میکملن وزیراعظم برطانیہ سربراہوں کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے پیرس پہنچ گئے۔ صدر آئزن ہاور نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا مغرب اور مشرق کے درمیان جو اختلافات پیدا ہو چکے ہیں۔ مغربی ملک انہیں دور کرنے کے لئے کسی دیانتدارانہ کوشش سے احتراز نہیں کریں گے۔

آپ نے کہا امریکہ اس لئے سربراہوں کی کانفرنس میں شریک نہیں ہوا کہ دوسروں کے مصرف پر خود فائدہ اٹھائے۔ بلکہ وہ اس لئے کانفرنس میں شریک ہوا ہے کہ عالمی امن کے لئے اپنی سی پوری کوشش کرے وہ اس مقصد کے حصول کے لئے ایسی حد تک آگے بڑھنے کو تیار ہے۔ جہاں تک اس کی عزت اور علاقائی سلامتی اجازت دے۔ ہم اس کانفرنس میں ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم امن کے حقیقی خواستگار ہیں۔ آپ نے کہا چاروں سربراہوں کے سامنے بڑے نازک مسائل ہیں جنہیں حل کرنے کے لئے بڑے حوصلے اور فراخدلی کی ضرورت ہے

اس موقع پر جذبات سے کھیلنا یا تنک مزاجی اور کم حوصلگی کا ثبوت دینا حالات کو بگاڑنے کے مترادف ہوگا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر غم و غصہ کا اظہار کرنا یا نوک جھونک شروع کر دینا بالکل نامناسب ہوگا کیونکہ اس سے حالات کی اصلاح میں کوئی مدد نہیں ملے گی۔

صدر آئزن ہاور نے کہا کہ آئندہ جنگ ہر لحاظ سے تباہ کن ہوگی۔ یہ جنگ ایسی تباہی پیدا کر سکتی ہے کہ اس کا خیال بدن کے رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے لہٰذا عقل سلیم رکھنے والے ہر شخص کی یہ کوشش ہونی چاہئیے کہ دنیا کے حالات بگڑنے نہ پائیں۔

مقبوضہ کشمیر میں ابتری پھیلی ہوئی ہے

راولپنڈی ۱۶ رمئی۔ ڈیموکریٹک نیشنل پارٹی کے صدر مسٹر جی ایم صادق نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی انتظامی حالت میں ہر طرف ابتری پھیلی ہوئی ہے مسٹر صادق لکھنؤ کے روزنامہ "پایونیر" کے نامہ نگار سے مقبوضہ کشمیر کے انتظامی امور کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے آپ نے کہا۔ انتظامی حالت بہت بگڑ چکی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حالات کی اصلاح کی طرف پوری توجہ مبذول کی جائے۔

جنوبی افریقہ میں بچوں کی گرفتاری

جوہانسبرگ ۱۵ رمئی۔ پولیس نے کل بیس سفید فام اور غیر سفید فام بچوں کو گرفتار کرکے ان سے پوچھ گچھ کی۔ انہوں نے ہنگامی قانون کے تحت اپنے والدین کی نظربندی کے خلاف مظاہرہ کیا تھا۔ ان بچوں میں سے کسی کی عمر سترہ سال سے زیادہ نہیں تھی اور ان کی رہائی سے قبل ان سے بند کمرے میں ڈیڑھ گھنٹے تک پوچھ گچھ کی گئی تھی۔ ان بچوں نے ٹاؤن ہال کے سامنے مظاہرہ کیا تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں میں کتبے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر لکھا ہوا تھا۔

"ہمارے والدین رہا کر دیئے جائیں"

"ہمارے ماں باپ کیوں قید کئے گئے"

ان کا خاموش مظاہرہ دیکھنے کے لئے بہت سے آدمی جمع ہو گئے تھے۔ بچوں کے وفد نے میئر سے جا کر ایک یادداشت پیش کی جس میں ان سے درخواست کی گئی تھی کہ ان کے والدین کو رہا کرانے کے لئے وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

امریکی کمپنیوں نے ۵۲ کروڑ ڈالر کے عطیات دیئے

نیویارک ۱۶ رمئی۔ امریکی کمپنیوں نے گزشتہ سال باون کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر کی رقم عطیات کے طور پر دی جو ایک ریکارڈ کی حیثیت رکھتی ہے۔ فنڈ جمع کرنے والی امریکی تنظیم نے ایک اعلان میں بتایا کہ کئی کمپنیوں نے عطیات دینے کی سرگرمیوں کے لئے الگ شعبے قائم کر رکھے ہیں۔

لیڈر

(بقیہ صک)

اور جوان کے کسی معاملہ میں اختلاف کرے خواہ وہ اختلاف میں قرآن و سنت کے مطابق کتنا ہی حق پر ہو۔ اس کو اپنے مزعومات کی بنا پر باپا ڈیا سمجھتے ہیں حالانکہ اسلام کا سیاسی بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر کلمہ گو امت محمدیہ میں داخل ہے اور یہ حق رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ سیاسی امور میں اسلامی اصولوں کے مطابق سلوک کیا جائے۔ مگر یہ لوگ جس کے خلاف چاہتے ہیں۔ جتھہ بندی کرکے فتنہ و فساد کی حد تک بھی چلے جاتے ہیں۔

روس کا مصنوعی سیارہ دو سو میل کی بلندی پر مدار میں پہنچ گیا

سیارہ اکانوے منٹ میں زمین کا چکر کاٹ لیتا ہے

ماسکو ۱۶ رمئی۔ روسی سائنس دان ایک اور مصنوعی سیارہ کو مدار پر پہنچانے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو اس وقت تک مصنوعی سیاروں میں سب سے بڑا ہے۔ اس سیارے کا وزن چار ٹن سے کچھ زیادہ ہے۔

یہ سیارہ زمین سے دو سو میل کی بلندی پر اکانوے منٹ میں زمین کے گرد ایک چکر کاٹ لیتا ہے۔ اس کی رفتار ۱۷۰۰۰ میل فی گھنٹہ ہے۔ یہ سیارہ آج تیسرے پہر تک زمین کے گرد پانچ چکر کاٹ چکا تھا۔ اس وقت تک کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سیارہ شروع میں پیرس میں بعد میں نیویارک۔ سان فرانسسکو اور تیسرے پہر لندن میں دیکھا گیا۔ آج رات وہ ملبورن اور اٹاوا میں بھی دیکھا گیا۔ چونکہ یہ سیارہ وزن اور جسامت میں بہت بڑا ہے لہٰذا اکثر مقامات پر وہ دوربین کی مدد کے بغیر دیکھا گیا ہے سان فرانسسکو اور لندن کے بعض لوگوں نے اسے دوربین وغیرہ کے بغیر دیکھ کر بے حد حیرت کا اظہار کیا

روسی سائنس دانوں نے اس سیارے میں ایک فرضی انسان بھی بٹھا دیا ہے۔ اس فرضی انسان کو ایک کیبن میں بٹھایا گیا ہے جسے باہر سے اچھی طرح بند کر دیا گیا ہے تاکہ وہ خلا سے کم از کم حد تک متاثر ہو۔ کیبن میں وہ تمام اشیاء جمع کر دی گئی ہیں جو ایک انسان کی بود و باش کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ روسی سائنس دانوں کو اس فرضی انسان سے جو تجربہ حاصل ہوگا اسے وہ اصلی انسان کو خلا میں بھیجنے کے لئے استعمال کریں گے۔

درخواست دعا

میری آپا صاحبہ اہلیہ برادرم مکرم عبدالسلام صاحب بھٹی نیروبی (مشرقی افریقہ) تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (منصور احمد بھٹی دارالرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴